اہلِ طریقت کا ترجمان

مجلّہ آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ





شمارہ نمبر 29

















انیک این درگاہِ پاک منگانی شمس الشموس

روشنائی ھامی دھد اندر جہانِ مسلمین

اہل طریقت کا ترجمان



شمارہ نمبر 29 ربیع الاول 1432ھ فروری 2011ء

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری
قدس سرہ العزیز

فہرست

ضروری نوٹ: ادارے کا مضمون نگاروں کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ



جب بھی دنیائے اسلام پستی اور زوال کو پہنچتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کسی ایک عظیم شخصیت کو پیدا فرما کر معاشرے کی تقدیر کو تبدیل فرما دیتے ہیں۔ یہی حال پانچویں صدی کے اواخر کا تھا کہ دنیائے اسلام میں شدید انتشار، کشمکش اور پریشانی کا عالم تھا۔ اس مایوسی کے عالم میں ایران کے شمال میں واقع صوبہ گیلان میں ایک حسنی گھرانے کے گھر ایک ایسے مردِ کامل کی ولادتِ باسعادت ہوئی جس کی وجہ سے مردہ دلوں کو ایک نئی نورانی زندگی حاصل ہوگئی۔ یہی وہ شخصیت ہیں کہ جن کے ظہور کی بشارتیں ایک طویل عرصے سے اولیائے متقدمین دیتے چلے آرہے تھے۔ اور یہی شخصیت آگے چل کر محی الدین اور غوثِ اعظم کے نام سے دنیا میں مشہور ہوئی۔

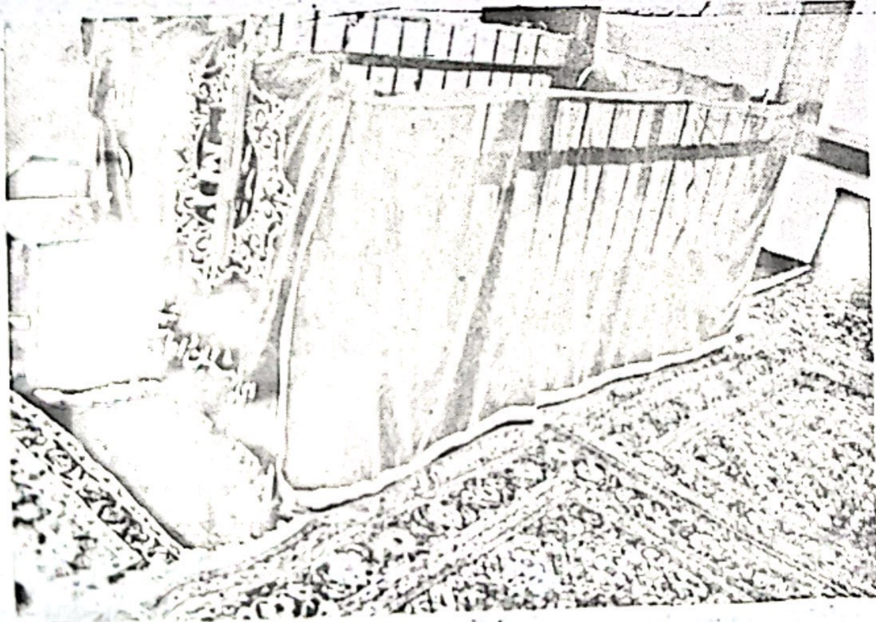
آپ کا اسمِ مبارک سید عبدالقادر، کنیت ابو محمد، لقب محی الدین، خطاب غوث الاعظم اور جیلان کی نسبت سے آپ کو جیلی یا جیلانی کہا جاتا ہے۔ سال ولادتِ باسعادت ۴۷۰ ہجری، شب ولادت آپ کے والدِ ماجد کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور آپ ﷺ خوشخبری دیتے ہوئے فرما رہے ہیں "اے ابو صالح! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم کو ایک ایسا فرزند عطا کیا ہے جو میرا بیٹا ہے اور میرا اور اللہ کا محبوب ہے۔ اُس کی اولیاء اللہ اور اقطاب میں وہ شان ہے جو انبیاء اور مرسلین میں میری شان ہے۔

غوث اعظم رضی اللہ عنہ درمیانِ اولیاء
چوں محمد ﷺ درمیانِ انبیاء

آپ رضی اللہ عنہ کے والدِ ماجد کا اسمِ مبارک سید ابو صالح موسیٰ "جنگی دوست" اور والدہ ماجدہ کا اسمِ گرامی سیدة فاطمہ ام الخیر تھا۔ یہ دونوں ہستیاں زہد و تقویٰ، پرہیز گاری، اطاعتِ خدا و اطاعتِ رسول ﷺ میں اپنی مثال آپ تھیں۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا مزارِ پُر انوار

سرکار غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ تحصیلِ علم کیلئے جب بغداد شریف روانہ ہونے لگے تو اُس وقت آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر ۷۸ برس تھی۔ گھر سے الوداع کہنے کیلئے باہر تشریف لائیں اور فرمایا کہ اے بیٹے! تجھے اللہ کے لئے اپنے آپ سے جدا کر رہی ہوں اور پھر ساتھ ہی ایک پیشن گوئی بھی فرما دی کہ اب روزِ قیامت ہی تم سے ملاقات ہوگی۔ آپ کی والدہ ماجدہ گیلان شریف میں ہی رہیں اور یہیں انتقال فرمایا۔ گیلان کے ایک علاقہ "صومعہ سرا" میں آپ کا مزار مبارک موجود و معروف ہے اور زائرین کو اپنے فیوض و برکات سے مستفیض فرما رہا ہے۔



مزار پُر انوار والدہ ماجدہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
(صومعہ سرا، رشت، صوبۂ گیلان، ایران)

بحمد للہ اس بندہ ناچیز کو دو بار سرکار بغداد کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ اور دو ہی بار آپ کی والدہ ماجدہ کے مزار مبارک پر قدم بوسی کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ بقول حضرت شاہ ابُو المعالی قادری ”میں بغداد شریف اور گیلان مُعلیٰ کا حاجی ہوں اور سرکار غوث پاک رضی اللہ عنہ کے شوقِ محبت میں کبھی جانب بغداد اور کبھی سوئے گیلان جا رہا ہوں“۔

حاجی بغداد گیلا نم ز شوق حضرتش
گہ سوئے بغداد گاھے سوئے گیلان میروم

یہ سب شہنشاہِ بغداد کا فیض و تصرف اور آپ کی نگاہِ کرم ہے۔ اس لئے تو ”میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی نگاہ میں“۔ قارئین کرام! اگر آپ کا کبھی ایران جانا ہو تو صُوبہ گیلان میں آپ کی والدہ ماجدہ کے مزار مبارک پر حاضری کا شرف ضرور حاصل کریں۔ مکمل ایڈریس میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ایران کے صوبہ گیلان کا صدر مقام ”رشت“ جو دار الخلافہ تہران سے ۳۲۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، رشت سے صومعہ سرا ۲۲ کلومیٹر ہے۔ صومعہ سرا پہنچنے کے بعد ”خیابان جعفری“ پر پہنچ کر بچوں کے پارک کے قریب ”بقعہ سیدۃ نساء“ کا پُوچھ لیں (آپ یہاں پر سیدۃ نساء کے نام سے مشہور ہیں)۔ اس مقام پر ایک طویل کمرہ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ باہر بورڈ پر درج ذیل عبارت تحریر ہے:

بقعة متبركه سيدة نساء (س) صومعه سرا
اداره اوقاف شهرستان (صومعه سرا)

اصل موضوع کی طرف آتے ہیں اور خیر و برکت حاصل کرنے کے لئے حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مجموعۂ کرامات ہیں جن کا شمار نا ممکن ہے۔ آپ کی پیدائش مبارک ہی خود ایک عظیم کرامت ہے۔ کیونکہ آپ کی ولادتِ باسعادت کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ کی عمر مبارک ۶۰ سال تھی جو کہ سن یاس (نا اُمیدی) کی عمر ہے اور اس عمر میں بچے کی پیدائش خرقِ عادت ہے۔ آپ کی ولادت کے وقت آپ کے شانہ مبارک پر نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک کا نقش موجود تھا۔ ولادت کی رات گیلان میں ۱۱۰۰ ولادتیں ہوئیں جو سب کے سب نہ صرف لڑکے پیدا ہوئے بلکہ بعد میں سب کے سب ولایت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئے۔ ماہِ رمضان میں آپ سحر تا افطار دُودھ نہ نوش فرمایا کرتے اور اس کے متعلق آپ خود اپنے ایک شعر میں اسطرح ارشاد فرماتے ہیں:

بدایہ امری ذکرہ ملأ الفضاء
و صومی فی مهدی به کان شهرتی

(کہ میری ابتداء ہی ایسی ہے کہ جسکا ساری فضا میں ذکر ہوا اور میرا ایامِ طفولیت میں روزہ رکھنا مشہور تھا)

سرکار غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کو ولی ہونے کا علم

حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے ولی ہونے کا علم اُسوقت ہی ہو گیا تھا جب چھوٹی عمر میں مدرسے کو جاتے ہوئے میں اپنے آگے پیچھے فرشتوں کو دیکھتا تھا جو میرے ساتھ چلتے، میری حفاظت کرتے بلکہ مدرسہ پہنچنے کے بعد دُوسرے لڑکوں کو کہتے **افسحو الموی اللّٰہ** (کہ اللہ کے ولی کو بیٹھنے کے لئے جگہ دو)۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جسکو میں پہچانتا نہ تھا۔ اُس نے مجھے دیکھا اور فرشتوں کی آواز سُن کر کہا: **سیکون له شان عظیم** کہ یہ ایک عظیم الشان شخصیت ہو گی۔

تحصیلِ علم

سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت کے بعد حصولِ علم کے لئے ۴۸۸ ہجری بغداد تشریف لائے۔ اسوقت آپ کی عمر مبارک ۱۸ سال تھی اور عباسی خلیفہ مستظہر باللہ کا دورِ حکومت تھا۔ تحصیلِ علم میں جسقدر مشقتیں آپ نے برداشت کیں اسکی مثال نہیں ملتی۔ علم کے حصول کے لئے سخت سے سخت محنت کرتے جس کی وجہ سے تمام اساتذہ و مشائخ آپ کی طرف خصوصی توجہ فرماتے۔ پھر ان تمام علوم میں خصوصیت کے ساتھ وہ شہرت اور ناموری حاصل کی کہ علمائے بغداد کیا علمائے زمانہ پر سبقت لے گئے۔

سلوک و طریقت

بغداد شریف میں آپ کی سکونت کا عرصہ صرف درسی علوم تک محدود نہ تھا بلکہ آپ نے علومِ شریعت کے حصول کے ساتھ علمِ طریقت اور عرفانِ حقیقت کی بھی منازل طے کیں۔ ان مبارک منازل کی ابتداء عارف باللہ تعالیٰ حضرت حماد بن مسلم الدباس کی صُحبت سے کی اور تکمیل حضرت ابی سعید المخرمی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر ہوئی۔ اور پھر جنہوں نے بغداد شریف میں اپنا مشہور زمانہ مدرسہ بھی آپ کے سپرد فرما دیا۔ اسی مدرسہ سے حضور غوثِ پاک کے ایک نئے مُبارک اور سنہری دور کا آغاز ہوتا ہے۔

درس و تدریس اور اَیام خطاب

حضرت شیخ ابو سعید المخرمی کے مدرسہ واقع ”باب الازج“ میں آپ لوگوں کی تعلیم، وعظ و ارشاد کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ لوگ جوق در جوق آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے، علم حاصل کرتے، لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مدرسہ کی جگہ تنگ پڑ گئی۔ پھر مدرسہ کو وسعت دے کر مزید تعمیر کروائی گئی۔ اور لوگوں نے اس کی تعمیر و ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہفتہ میں تین خطاب فرمایا کرتے۔ آپ کی مجلس مبارک میں عوام کے علاوہ عراق کے مشائخ، مفتی، علماء، جنات اور رجال الغیب شریک ہوتے۔ حضرت شیخ عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم ہفتہ میں تین دن اسطرح درس دیا کرتے تھے کہ جُمعہ کی صُبح اور منگل کی شام اپنے مدرسے میں اور اتوار کی صُبح رباط میں درس دیا کرتے تھے۔ آپ کے وعظ و خطاب کی مدت ۴۰

سالوں پر محیط ہے۔ جبکہ مدرسہ میں آپ کے درس وفتویٰ نویسی کی خدمت ۳۳ برس ہے۔ آپ کی مجلس پُر کیف میں درد کیف کی وجہ سے کئی کئی جنازے اُٹھتے۔

میرا قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ ایک دن اپنی خانقاہ میں منبر پر جلوہ افروز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس مجلس میں تقریباً ۱۰۰ مشائخ موجود تھے۔ آپ نے دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا: **قدمی ھذہ علی رقبة کل ولی اللّٰہ** ۔ حضرت شیخ علی ھیتی اُٹھ کر منبر کے قریب آئے اور آپ کا پائے مبارک اُٹھا کر اپنی گردن پر رکھ کر آپ کے دامن کے نیچے سے ہو کر نکل گئے۔ حاضرین نے اور تمام اولیاء و مشائخ نے اپنی گردنیں جھکالیں۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اُسوقت مُلک خراسان کے پہاڑوں میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے۔ آپ نے ارشاد مبارک سُنتے ہی اپنی گردن کو یہاں تک جھکا دیا کہ پیشانی زمین سے لگ گئی اور فرمایا آپ کا قدم مبارک میرے سر اور میری آنکھوں پر بھی ہو۔

حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے نزدیک بہترین عمل

حضرت علامہ ابن بخارا اپنی تاریخ میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے تمام اعمال کی چھان بین اور جستجو کی تو مجھے معلوم ہوا کہ سب سے بہتر عمل کھانا کھلانا اور حُسنِ اخلاق سے پیش آنا ہے۔ اگر میرے ہاتھ میں پُوری دنیا کی بھی دولت دے دی جائے تو میں اسکو بھوکوں کو کھانا کھلانے میں خرچ کردوں اور اگر میرے ہاتھ میں پُوری دنیا بھی دے دی جائے تو اُسکو رات ختم ہونے سے پہلے ہی خرچ کر ڈالوں۔

ازواجِ مطہرات و اولاد مبارک

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی چار ازواجِ مطہرات تھیں جو تمام کی تمام عارفاتِ کاملہ اور صاحبِ کرامات تھیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اسوقت تک نکاح نہیں کیا جب تک مجھ کو جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمایا اور حکم نہیں دیا کہ "نکاح کرو"۔

مؤرخین کتب نے حضور غوث پاک کی کل اولاد کی تعداد ۴۹ لکھی ہے اور ۱۰ صاحبزادگان کا تذکرہ ملتا ہے۔ آپ کا جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا تو آپ اُسے ہاتھوں میں اُٹھالیتے اور فرماتے کہ یہ میت ہے چنانچہ اسے دل سے نکال دیتے اور پھر جب اس کی موت واقع ہوتی تو اُسکی موت آپ کے دل پر اثر انداز نہ ہوتی۔

تصانیف و ادبی آثار سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ ۴۰ سال تدریس و وعظ فرمایا۔ آپ کی حیات مبارکہ تجربات اور معارف سے پُر نظر آتی ہے۔ جس کو آپ نے اپنی تالیفات میں سمو دیا ہے۔ ذیل میں آپ کی چند تصانیف جو مختلف عربی مقالہ جات اور مستند عربی کتب سے حاصل ہوئی ہیں کے اسمائے مبارکہ برکت کے لئے درج ہیں:

۱. تفسیر القرآن الکریم ۲. فتوح الغیب ۳. الفتح الربانی والفیض الرحمانی ۴. جلاء الخاطر فی الباطن والظاهر ۵. حزب الابتهال ۶. ملفوظ الشیخ الربانی ۷. سر الاسرار و مظاهر الانوار فیما یحتاج الیه الابرار ۸. الفیوضات الربانیه فی المآثر والاوراد القادریه ۹. فتح البشائر ۱۰. الکبریت الأحمر فی الصلاة علی النبی ﷺ ۱۱. فیوضات العارف الربانی ۱۲. الخیرات فی فضائل النبی ﷺ ۱۳. معراج لطیف المعانی ۱۴. یواقیت الحکم ۱۵. الرسالة الغوثیه ۱۶. المواهب الرحمانیه ۱۷. کتاب الغنیة لطالبی طریق الحق ۱۸. قصائد غوثیه ۱۹. المکتوبات ۲۰. کیمیاء السعادة ۲۱. دیوانِ غوث اعظم ۲۲. چهل کاف ۲۳. اسبوع شریف

وصال شریف، نمازِ جنازہ اور تدفین

افلت شموس الأولین و شمسنا
ابداً علی فلک العلی لا تغرب

(اگلوں کے سورج غروب ہو گئے لیکن ہمارا سورج ہمیشہ بلندی کے آسمان پر چمکتا رہے گا اور غروب نہ ہوگا)

حضور غوث الثقلین نے اپنی عمر مبارک کے تقریباً ۱۸ سال اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں گیلانِ معلّٰی میں گزارے تھے۔ بغداد تشریف لانے کے بعد تقریباً ۸ سال علوم ظاہری و باطنی کے حصول میں صرف کئے۔ ۲۵ سال عراق کے جنگلوں اور بیابانوں میں ریاضت و مجاہدات میں گزارے اور چالیس سال خلق خدا کو ارشاد و وعظ اور احیائے دین محمدی میں گزار کر ۹۱ سال عمر میں ۱۱ ربیع الثانی شریف ۵۶۱ ہجری اپنے خالقِ حقیقی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہاب نے پڑھائی۔ جسمیں پُر خلقت ہجوم کے علاوہ آپ کی اولاد مبارکہ، علماء و مشائخ، مُریدین، عقیدتمند اور شاگرد شامل ہوئے۔ رات کو ہی آپ کو آپ کے مدرسہ واقع (باب الشیخ) میں دفن فرمایا گیا۔ دُوسرے دن صبح جب مدرسے کا دروازہ کھلا تو خلق خدا آپ کی زیارت کے لئے دیوانہ وار دوڑ پڑے۔

سُورج اگلوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے
اُفق نور پر ہے مہر ہمیشہ تیرا

تصرف شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ: بعداز وصال

حضرت امام محمد الغزالی فرماتے ہیں کہ جس بزرگ کی زندگی میں اُس سے مدد طلب کی جاتی ہے تو بعداز وصال بھی اُس سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔ آپ فرماتے

ہیں کہ میں نے ۴ مشائخ کو اپنی اپنی قبروں میں اس طرح تصرف کرتے ہوئے دیکھا جسطرح وہ اپنی زندگی میں تصرف کرتے تھے یا اُس سے بھی زیادہ۔ان میں سے ایک حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور ایک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت غوثِ اعظم کا مزار مبارک ایک زندہ مزار ہے اور آپ کا فیض و تصرف جس طرح حیاتِ ظاہری میں تھا اسی طرح آج بھی جاری وساری ہے۔

حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے مدرسہ مبارکہ کی برکات

مرأت الاولیاء میں ہے کہ آنحضرت فرمودہ اند کہ ہر مسلمانی کہ بر مدرسہ من گذشتہ یا روی من دیدہ است عذاب گور و قیامت از و تخفیف کردہ شود۔حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی مسلمان میرے مدرسے سے گورا یا اُس نے میری زیارت کی تو اُس شخص کے لئے عذابِ قبر اور عذابِ قیامت میں تخفیف کردی جائے گی۔

محفل گیارھویں شریف اور اُس کا پس منظر

بزرگانِ دین کے یوم ہائے وصال مُبارکہ کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔گیارھویں شریف سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک تقریب کا نام ہے۔اس تقریب یا عُرس مبارک کا انعقاد سینکڑوں برس سے مُسلمانانِ عالم، مشائخ عظام اور اولیائے کرام اہتمام سے کرتے چلے آرہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز یہ سلسلہ یوں ہی جاری وساری رہے گا۔

حضرت امام یافعی اپنی کتاب " قرۃ الناظرہ وخلاصہ المفاخرۃ" میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ بذاتِ خود چاند کی ۱۱ تاریخ کو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد میں محفل منعقد فرمایا کرتے۔ پھر دوسرے لوگوں نے بھی آپ کی اتباع میں گیارھویں شریف کی تقریب شروع کردی اور پھر یہ تقریب آپ کے دور اقدس سے لے کر آج تک منائی جارہی ہے۔اب حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف تاریخ وصال بھی ۱۱ ربیع الثانی ہے۔لہٰذا آپ کے وصال کے بعد آپ کے عُرس مبارک ۱۱ تاریخ کو منایا جانے لگا تو اس طرح گیارھویں کی وہ محفل آپ کے عُرس مبارک سے منسلک ہو کر حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کے نام سے مشہور ہوگئی۔

درگاہِ غوثیہ میں عُرس غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی تقریبات

بغداد شریف میں ہر سال گیارہ ربیع الثانی کو حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کا عُرس مبارک نہایت دُھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔محافل ذکر وفکر منعقد ہوتی ہیں نعت خوانی اور منقبتیں دف کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں اور وسیع پیانے پر لنگرِ غوثیہ تقسیم ہوتا ہے۔

درگاہِ غوثیہ میں منعقد ہونے والی عُرس کی ان تقریبات میں اس بندہ ناچیز کو بھی شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔جن کا آنکھوں دیکھا مختصر حال کچھ اس طرح ہے۔

۱۰ ربیع الثانی نماز عصر کے بعد درگاہ غوثیہ میں حاضر ہوئے۔سجادہ نشین صاحب تشریف لانے کے بعد اندرونی دروازے بند کر دیئے گئے۔اُس کے بعد بغداد کے مزار مبارک کے جالی دار کٹہرے کا دروازہ جو بند رہتا ہے اُسکو کھولا گیا آپ کے مزار مُبارک پر رکھے ہوئے تمام تبرکات اور چادر مبارک کو باہر نکالا گیا پھر سجادہ نشین صاحب اندر تشریف لے گئے۔اور ایک انتہائی خوبصورت چادر رسم چادر پوشی ادا ہوئی۔پھر ہم گناہگاروں لیکن خوش نصیبوں کو بھی یہ شرف عظیم حاصل ہوا کہ آپ کی قبر مبارک کی قدم بوسی کریں۔(کیونکہ عام حالات میں چاندی کے جالی دار کٹہرے کے باہر سے ہی سلام پیش کیا جاتا ہے۔اور عُرس مبارک پر جب تقریب ہوتی ہے تو پھر یہ دروازہ کھولا جاتا ہے)۔

رسم چادر پوشی کے ساتھ ہی عُرس مبارک کی تقریبات کا آغاز ہوگیا۔کٹہرے دروازہ بند ہوا اور سجادہ نشین صاحب نے حضور غوثِ پاک کے مواجہ شریف کی طرف کھڑے ہو کر پُر کیف اور طویل دُعا فرمائی۔کمرے میں موجود مہمانانِ گرامی ملے اور واپس تشریف لے گئے۔کچھ ہی دیر میں اذانِ مغرب ہوئی اور نماز کے بعد مسجد غوثیہ میں ایک طویل محفل ذکر و نعت منعقد ہوئی۔جس کے اختتام پر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد دُعا ہوئی۔دُوسرے دن ۱۱ ربیع الثانی درگاہِ غوثیہ میں زائرین کا ہجوم دیدنی تھا۔دُوسرے ملکوں اور عراق کے دُوسرے شہروں سے عقیدت مند تشریف لا رہے تھے اور آپ کی بارگاہِ اقدس میں سلام عقیدت پیش کر رہے تھے۔نمازِ مغرب کے بعد تلاوت کلام پاک کے بعد امام وخطیب مسجد غوث پاک نے اپنا طویل خطبہ پیش کیا۔جسمیں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی، آپ کے کشف وکرامات اور فیوضات وبرکات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔اس کے بعد محفل نعت شروع ہوئی۔پھر دف کے ساتھ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ اقدس میں منقبتیں پیش کی گئیں۔ملکی و غیر ملکی، سرکاری وغیر سرکاری وفود اور نمائندے شریک ہوئے۔سجادگان درگاہِ غوثیہ بھی شریک تھے۔اور سابق مفتی عراق جناب عبدالکریم بیارہ جو ایک بزرگ اور روحانی شخصیت ہیں اور جنہیں اُن دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا جن کو دجلہ کے کنارے سے نکال کر سلمان پاک میں دوبارہ دفن کیا گیا تھا۔وہ بھی خصوصی طور پر اس محفل میں شریک ہوئے تھے۔لنگر غوثیہ کے علاوہ تقریب کے دوران تمام حاضرین میں مختلف الانواع و اقسام کی مٹھائیاں بھی تقسیم ہوتی رہین۔اور یوں یہ روحانی محفل اور عُرس کی تقریبات رات گئے جاری رہنے کے بعد دُعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

فضیلت وامتیازات سلسلہ قادریہ

اس سلسلہ عالیہ کی بُنیاد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب اللہ اور سُنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھی۔یہ سلسلہ دُنیا کے اکثر ممالک میں نسبت تیزی سے پھیلا اور اسکے فیوض وبرکات مراکش اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک بھی پہنچے۔بغداد شریف سے باہر سب سے پہلی خانقاہ قادریہ مُلک مغرب کے شہر فاس میں السید

براہیم نے حضور غوث الثقلین کی حیاتِ مبارکہ میں ہی قائم فرما دی تھی۔

لأ علام الشائحہ میں صالح بن مھدی بیان فرماتے ہیں کہ ۶۶۱ ھجری تک ۳۸۱ قادری خانقاہیں حجاز مقدس میں قائم ہو چکی تھیں۔دُنیا میں سب سے زیادہ پھیلنے والا یہی سلسلہ قرار دیا جاتا ہے۔شاید ہی دُنیا کا کوئی مُلک ایسا ہو جہاں سلسلہ قادریہ اور قادری حضرات موجود نہ ہوں۔

جھنگ شریف کے سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو سلسلہ قادریہ کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ " طریقہ قادریہ تمام طریقوں پر قادر اور قوی ہے "۔اسی لئے تو خود غوثِ پاک رضی اللہ عنہ اپنے ایک قصیدہ مبارکہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

فکن قادری الوقت للّٰہ مخلصاً
تعیش سعیداً صادقاً محبۃ

(پس تو وقت کا قادری اور اللہ تعالیٰ کیلئے مخلص ہو جا، تو سعادت مند زندگی گزارے گا اور محبت میں سچا ہو گا)

اس سلسلہ عالیہ کا سب سے بڑا امتیاز یہ ہے کہ حضور غوث الثقلین ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں کہ روزِ حشر میں اپنے مریدوں کی شفاعت کرنے والا ہوں اور میرا رب میری بات کو واپس نہیں کرے گا۔

انا فی الحشر شافع مریدی
عند ربی فلا تُرد کلامی

حضرت علی ہیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کے مُریدین کو اتنا سعادت مند نہیں دیکھا جتنا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مُریدین تھے

قادریوں کے لئے خوش خبریاں

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ ایک موقعہ پر اپنے مریدین کو خوش خبری دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ان لم یکن مریدی جید فانا جید (اگر میرا مرید اچھا نہیں تو کیا ہوا میں تو اچھا ہوں)۔ایک قصیدہ میں اپنے مریدین کو خوشخبری دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے مرید! مجھے مضبوطی سے تھامے رکھ اور مجھ سے مکمل ارادت و نسبت رکھ۔میں اس دنیا میں بھی اور روزِ قیامت بھی تیری حمایت کروں گا۔

مریدی تمسک بی و کن بی واثقاً
لأحمیک فی الدنیا و یوم القیامۃ

حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاتھ میں ایک کاغذ دیا گیا ہے۔جسکی لمبائی انتہائی نظر تک ہے۔میں نے دیکھا کہ میرے مریدوں اور قیامت تک جو اصحاب اپنی نسبت میری طرف رکھیں گے اُن سب کے نام اس کاغذ پر درج ہیں۔اور حکم ہوا ہے کہ ان سب کو تمہارے سبب بخش دیا ہے۔حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس رب ذوالجلال کی کہ میں اس وقت تک پروردگار کے سامنے پیش نہیں ہوں گا کہ جب تک میرے مرید جنت کی طرف روانہ نہ کر دیئے جائیں۔اور جو کوئی بھی مجھ سے نسبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو مقبول فرما لیں گے۔(مرأۃ الاولیاء فارسی، صفحہ ۲۳۲)

قارئینِ کرام! حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے ارشاداتِ مبارکہ کی روشنی میں جنہوں نے ابھی تک اپنی نسبت حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ سے قائم نہیں کی فوراً کسی بھی قادری شیخ کے پاس سلسلہ قادریہ میں بیعت ہو کر مذکورہ بالا فرمودات کے مستحق بنیں۔ذکرِ قادریہ، ختمِ غوثیہ، اور گیارھویں شریف کی محافل منعقد کریں۔خود بھی حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی مدح سرائی کریں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔ایسا کرنے سے دُنیا و آخرت میں امن حاصل ہو جائے گا۔کیونکہ سرکار بغداد رضی اللہ عنہ نے خود اس بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

فیا مادحی قل ما تشا ولا تخف
لک الامن فی الدنیا لک الامن فی غد

پس اے میرے مداحان تو جو چاہے کہہ اور خوف نہ کر کیونکہ تیرے لئے دُنیا اور آخرت میں امن ہے۔

عشق دمِ جبرئیل، عشق دلِ مصطفیٰ
عشق خدا کا رسول، عشق خدا کا کلام
عشق کی مستی سے ہے پیکرِ گِل تابناک
عشق ہے صہبائے خام، عشق ہے کاس الکرام
عشق فقیہِ حرم، عشق امیرِ جنود
عشق ہے ابن السبیل، اس کے ہزاروں مقام
عشق کے مضراب سے نغمۂ تارِ حیات
عشق سے نورِ حیات، عشق سے نارِ حیات
اے حرمِ قرطبہ! عشق سے تیرا وجود
عشق سراپا دوام، جس میں نہیں رفت و بود
رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صوت
معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود
قطرۂ خونِ جگر، سِل کو بناتا ہے دل
خونِ جگر سے صدا سوز و سرور و سرود